مٹر کی کاشت

زرعی فیچر سروس (نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

سبزیاں انسانی خوراک کا اہم جزو ہیں ۔سبزیوں میں حیاتین ،معدنیات اور ریشے کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے۔موجودہ ترقی یافتہ دور میں دنیا بھر میں سبزیوں کی کاشت دیگر فصلوں کے مقابلہ میں زیادہ منافع بخش ثابت ہوئی ہے۔ پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے جو قدرتی وسائل زرخیز زمین، پانی اور زرعی اجناس بالخصوص سبزیوں اور پھلوں کی کاشت کے لئے درکار سازگار آب وہوا کی نعمتوں سے مالا مال ہے۔جدید تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ انسانی جسم کی نشوونما کے لئے خوراک میں سبزیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ماہرین کے مطابق انسانی خوراک میں روزانہ سبزیوں کا استعمال 300 سے 350 گرام فی کس ہونا ضروری ہے جبکہ پاکستان میں یہ مقدار صرف 100 سے 150 گرام فی کس روزانہ ہے۔ یہ سفارش کردہ مقدار کے مقابلہ میں آدھی سے بھی کم ہے جس کی وجہ سے صحت عامہ کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں کل زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کی کافی گنجائش موجود ہے۔صوبہ پنجاب کے میدانی علاقے سبزیوں بالخصوص مٹر کی پیداوار کے لحاظ سے انتہائی اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ان علاقوں کی آب وہوا اس کی کاشت کے لئے زیادہ موزوں اور سازگار ہے۔مٹر میں تقریباً تمام غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں جو کہ انسانی جسم کی نشوونما کیلئے درکار ہیں۔مٹر میں لحمیاتی مادہ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے گوشت کا نعم البدل قرار دیا جاتا ہے۔مٹر کی فصل کیلئے معتدل آب وہوا موزوں ہے اور بیج کے اچھے اگاؤ کے لئے 20 سے 25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنجاب کے شمالی اور وسطی علاقے اس فصل کی کاشت کے لئے موزوں ہیں۔تاہم وسطی پنجاب کے اضلاع ٹوبہ اور ساہیوال میں بیج والی فصل زیادہ کامیابی سے کاشت کی جا رہی ہے۔ پنجاب کے دیگر وسطی اور شمالی اضلاع شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اگیتی سبز پھلیوں والی فصل کی کاشت کے لئے بہتر آب وہوا فراہم کرتے ہیں۔مٹر کی کاشت کے لئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو موزوں ہے جبکہ کلراٹھی اور شورزدہ زمین اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔ زمین میں نامیاتی مادہ کی مقدار میں مناسب اضافہ کے لئے فصل کی کاشت سے کم از کم ایک ماہ قبل 10 تا 12 ٹن فی ایکڑ کے حساب سے گوبر کی کھاد ڈال کر ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل چلایا جائے تا کہ گوبر کی کھاد اچھی طرح زمین میں مل جائے ۔بعد میں کھیت کو ہموار کر کے کیاروں میں تقسیم کر لیا جائے اور راونی کر دی جائے۔ وتر آنے پر 2 سے 3 دفعہ ہل بمعہ سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح نرم اور بھربھرا کر لیا جائے۔ داب کے طریقے سے جڑی بوٹیوں کی تلفی کرتے وقت کھیت کو چند دن تک کھلا چھوڑ دیا جائے۔اس طریقہ سے مٹر کی کاشت کے وقت 2 سے 3 ہل بمعہ سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح تیار کیا جائے۔اگیتی اقسام کا فصلی دورانیہ 50 تا 60 دن ہے۔اس کے برعکس پچھیتی موسم والی اقسام کا دورانیہ 125 تا 130 دن تک ہے۔**میدانی علاقوں میں مٹر کی سبز پھلیاں حاصل کرنے کے لئے کاشت کا بہترین وقت نومبر کا پہلا عشرہ ہے**۔اگیتی اقسام کے لئے اچھی روئیدگی والا 30 سے 35 کلوگرام اور پچھیتی اقسام کے لئے 20 سے 25 کلوگرام فی ایکڑ صحت مند بیج استعمال کیا جائے۔اگیتی اقسام کو 75 سینٹی میٹر چوڑی پٹڑیوں کے دونوں جانب کاشت کیا جاتا ہے۔مٹر کی بوائی کے وقت بیج کو ہاتھ سے کیرا کیا جاتا ہے اور بیج کو 5 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر 2 سے 3 سینٹی میٹر گہرا لگایا جاتا ہے۔پچھیتی اقسام کی کاشت کے لئے پٹڑیوں کی چوڑائی 1 تا 1.5 میٹر جبکہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 8 تا 10 سینٹی میٹر رکھا جاتا ہے جبکہ بیج والی فصل کو ہموار زمین پر بھی بذریعہ ڈرل تر وتر میں کاشت کیا جا سکتا ہے۔میدانی علاقوں میں مٹر کی کاشت کے لئے قطاروں کا درمیانی فاصلہ 30 سینٹی میٹر اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 7 تا 10 سینٹی میٹر رکھا جائے۔مٹر کی فصل کو نائٹروجن، فاسفورس، پوٹاش بحساب 35:35:25 کلوگرام فی ایکڑ درکار ہوتی ہیں جس کے حصول کے لئے فصل کو 4 بوری سنگل سپر فاسفیٹ، ایک بوری امونیم نائٹریٹ اور ایک بوری پوٹاشیم سلفیٹ فی ایکڑ بوائی کے وقت اور پھول آنے پر ایک بوری یوریا فی ایکڑ کے حساب سے ڈالی جائے۔مٹر میں عموماً مختلف جڑی بوٹیاں مثلاً کرنڈ، باتھو، اٹ سٹ، جنگلی پالک، مینا، سینجی، دمبی گھاس، لیلی، پیازی اور ڈیلا وغیرہ اگ آتی ہیں۔ جڑی بوٹی مار زہر پینڈی میتھلین بحساب 1.5 لٹر فی ایکڑ سپرے کرنے سے ان جڑی بوٹیوں کی تلفی کی جا سکتی ہے۔مٹر کی فصل سے جڑی بوٹیاں تلف کرنے کے لئے جڑی بوٹی مار زہروں کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے لیکن گوڈی کی اہمیت اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کیونکہ اس سے زمین نرم ہو جاتی

ہے اوراس میں آکسیجن کا گزر بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پودوں کی بڑھوتری تیز ہوجاتی ہے۔اس کے برعکس کیمیائی زہروں کے استعمال سے زمین کی سطح پر دوا کی تہہ جم جانے سے زمین کی ساخت سخت ہوجاتی ہے۔جڑی بوٹی مار زہروں کے استعمال سے جڑی بوٹیاں تو تلف ہوجاتی ہیں لیکن پودوں کی نشو ونما متاثر ہوتی ہے۔مٹر کی پھلیوں کو مختلف قسم کے پرندے مثلاً طوطے، کوے اور چڑیاں وغیرہ بہت زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔پرندوں کے نقصان سے فصل کو بچانے کے لئے فصل کاشت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کھیت کے قریب زیادہ درخت نہ ہوں۔پرندے زیادہ تر صبح اور شام کے وقت مٹر کی پھلیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ان اوقات میں پٹاخے چلا کر پرندوں کو بھگایا جائے اور فصل تیار ہونے پر فوری چنائی کی جائے۔چمکدار باریک پلاسٹک کا فیتہ مناسب فاصلے پر کھیت کے آر پار لگا دیا جائے کیونکہ کھیت میں لگا ہوا یہ فیتہ ہوا کی معمولی حرکت سے ارتعاش پیدا کرتا ہے جس سے پرندے کھیت سے دور رہتے ہیں۔سست تیلا، چست تیلا، پھل کی سنڈی، امریکن سنڈی اور لیف مائنز مٹر کے ضرر رساں کیڑے اور اکھیڑا کے علاوہ سفوفی وپھپھوند اس کی اہم بیماریاں ہیں۔ان ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں کے کنٹرول کے لئے محکمہ زراعت (توسیع) کے مقامی ماہرین کے مشورہ سے کیمیائی زہروں کا سپرے کیا جائے۔مٹر کی کاشت کے فروغ اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے ذریعے ہم نہ صرف ملکی آبادی کو اس اہم سبزی کی فراہمی کو یقینی بنا سکتے ہیں بلکہ تازہ سبزیوں اور ان کی معیاری مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ سے قیمتی زرمبادلہ کا حصول بھی ممکن ہے۔

☆☆☆☆